۳۱/ دسمبر ۱۹۰۹ء

خطبہ جمعہ

حضور نے آیت قرآنی اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمان:۱۴) کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تین بار مجھ سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ شرک کیا چیز ہے؟ اس سوال سے مجھے رنج بھی ہوا، تعجب بھی، افسوس بھی۔

قرآن کریم سارا اسی کے رد سے بھرا ہوا ہے۔ پھر شرک کے سب سے بڑے دشمن رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت سے شرک کا پتہ لگ سکتا ہے۔

شرک وہ بری چیز ہے کہ اس کی نسبت خدا نے فرمادیا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ (النساء:۴۹)۔ سب سے پہلا کلام جو انسان کے کان میں بوقت پیدائش و بلوغ ڈالا جاتا ہے وہ شرک کی تردید میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔ یہ ایک بحث ہے کہ کان بہتر ہیں یا آنکھیں؟ مولود کے کان میں اذان کہنے کی سنت سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اگر یہ لغو فعل ہوتا تو کبھی رسول کی سنت موکدہ نہ بنتا۔ یقظہ نومی جو بیماری ہے اس کے عجائبات سے بھی اس کی حکمتیں معلوم ہو

سکتی ہیں۔

غرض پہلا حکم کانوں کے لئے نازل ہوا اور انبیاء بھی اسی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی اشاعت کے لئے آئے اور خدا کی آخری کتاب نے بھی اسی کلمہ کی اشاعت کی اور جس کتاب سے میں نے دینی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ کی اس میں بھی اسی پر زیادہ تر بحث ہے۔

چونکہ بعض لوگ حکیموں کی بات کو بہت پسند کرتے ہیں اور ان کے کلمہ کا ان کی طبیعت پر خاص اثر ہوتا ہے اس لئے یہاں ایک حکیم کی نصیحت کو بیان کیا ہے۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ آدمی اپنی اولاد کو وہی بات بتاتا ہے جو بہت مفید ہو اور مضر نہ ہو۔

شرک عربی زبان میں کہتے ہیں سانجھ کرنے کو' کسی کو کسی کے ساتھ ملانے کو۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو جوڑی نہ بناؤ۔ ایک مقام پر فرمایا ہے ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ (الانعام:۲)۔ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے برابر اس کی ذات میں کسی دوسرے کو بھی مانتا ہو' یہ شرک میں نے کسی سے نہیں سنا۔ ثنوی ایک فرقہ ہے جو کہتے ہیں کہ دنیا کے دو خالق ہیں۔ ایک ظلمت کا' ایک نور کا۔ مگر برابر وہ بھی نہیں کہتے۔

خدا نے فرمایا کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (لقمان:۲۶) تو کفار مکہ جو بڑے مشرک تھے انہوں نے بھی کہا۔ اللہ۔ اسی طرح ان کے جاہلیت کے شعروں میں اللہ کا لفظ کسی اور پر نہیں بولا گیا۔

پھر شرک کیا ہے جس کے واسطے قرآن شریف نازل ہوا؟ سنو! دوسرا مرتبہ صفات کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے۔ سب چیزوں کا خالق ہے۔ وہ غیر مخلوق ہے۔ پس یہ صفات کسی غیر کے لئے بنانا شرک ہے۔

آریہ قوم نے پانچ ازلی مانے ہیں۔ (۱) اللہ قدیم ازلی ہے۔ (۲) روح ازلی ہے۔ (۳) مادہ ازلی ہے۔ (۴) زمانہ ازلی ہے۔ (۵) فضا ازلی ہے جس میں یہ سب چیزیں رکھی ہیں۔ اس واسطے یہ قوم مشرک ہے۔

عیسائی قوم نے کہا ہے کہ بیٹا ازلی ہے۔ باپ ازلی ہے۔ روح القدس ازلی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْآ اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ (المائدۃ:۷۴)

ایک قوم ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں اور تصرف میں کسی مخلوق کو بھی شریک بناتی ہے۔ بدبختی سے مسلمانوں میں بھی ایسا فرقہ ہے جو کہ پیرپرست ہے۔ حالانکہ رسول کریمؐ سے بڑھ کر کوئی نہیں اور وہ فرماتا ہے۔ لَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (الانعام:۵۱) اور لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْءُ (الاعراف:۱۸۹)۔ پس کسی اور ولی کو کبھی یہ قدرت حاصل ہو سکتی ہے کہ اسے جانی جان کہا

جاوے اور یہ سمجھا جاوے کہ وہ حاضر وغائب ہماری پکار سنتے ہیں؟ یہ جواب جو دیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو علم غیب یا تصرف دے دیا ہے' صحیح نہیں۔ کیونکہ شرک کے معنے ہیں ساجھی بنانا۔ خود بن جاوے یا دینے سے بنے۔ یاد رکھو اللہ کا علم ایسا وسیع ہے کہ بشر اس کے مساوی ہو ہی نہیں سکتا۔ جو نشان اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت کے لئے بطور نشان رکھے ہیں وہ کسی اور میں نہیں بنانے چاہئیں۔ بڑا نشان تذلل کا ہے سجدہ' اس سے بڑھ کر اور کوئی عاجزی نہیں۔ زمین پر گر پڑے۔ اب آگے اور کہاں کدھر جاویں؟ فرماتا ہے لَا تَسۡجُدُوۡا لِلشَّمۡسِ وَ لَا لِلۡقَمَرِ وَ اسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَہُنَّ (حٰم السجدۃ:۳۸)۔ پس جو غیر کو سجدہ کرے وہ مشرک ہے۔

ہاتھ باندھ کر بہیئت صلوٰۃ کسی کے سامنے کھڑے ہونا اور امید وبیم کے لحاظ سے اس کی وہ تعریفیں' جو خدا تعالیٰ کی کی جاتی ہیں' کرنا بھی شرک ہے اور کسی سے سوائے اللہ کے دعا مانگنا بھی۔ ہاں دعا کروانا شرک نہیں ہے۔

زکوٰۃ:۔ بھی عبودیت کا ایک نشان ہے۔ پس مال خرچ کرنا کسی غیر کے نام پر بامید وخوف' نفع وضرر بھی شرک ہوا۔

صوم:۔ ایک محبت الٰہی کا بڑا نشان ہے روزہ۔ آدمی کسی کی محبت میں سرشار ہو کر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور بیوی کے تعلقات اسے بھول جاتے ہیں۔ یہ روزہ اسی حالت کا اظہار ہے۔ یہ بھی غیر اللہ کے لئے جائز نہیں۔

حج:۔ عاشق جب سنتا ہے کہ میرا محبوب فلاں شخص کو نظر آیا اور فلاں مقام پر ملا تو وہ دیوانہ وار اس کی طرف دوڑتا ہے اور اسے تن بدن کا کچھ ہوش نہیں رہتا۔ نہ کرتے کی خبر ہے نہ پاجامہ کی۔ پھر وہاں جاکر دیوانہ وار مکانوں میں گھومتا ہے۔ بعینہٖ یہ عبادت حج کا نظارہ ہے۔ یہ بھی کسی غیر کے لئے جائز نہیں۔ ایک شخص نے مجھے کہا وہاں مکہ میں جاکر کیا لینا ہے؟ علی گڑھ حمایت الاسلام کا جلسہ کافی ہے۔ اس کو معلوم نہیں تھا کہ خدا کیا ہے؟

قربانی:۔ ایک اور نشان عبودیت ہے اور وہ قربانی ہے۔ اس میں یہ تعلیم ہے کہ جس طرح انسان کے سامنے جانور خاموش ہو کر اپنی جان دیتا ہے' اسی طرح خدا کے حضور میں مومن قربان ہو جاوے۔

محبت الٰہی:۔ قرآن شریف نے ایک اور شرک کی طرف بھی توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ یُحِبُّوۡنَہُمۡ کَحُبِّ اللّٰہِ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ:۱۶۶) یعنی جیسا پیار اللہ سے کرتے ہو یہ کسی اور سے کرنا خدا کا شریک بنانا ہے۔ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَنۡدَادًا (البقرۃ:۱۶۶) ند بنانا

یوں ہے کہ مثلاً ایک طرف آواز آرہی ہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور دوسری طرف کوئی اپنا مشغلہ جس کو نہ چھوڑا تو یہ بھی شرک ہے۔

ریاء :- اسی سلسلہ میں آخری شرک کا نام لیتا ہوں اور وہ ریاء ہے۔ اس سے بچنا چاہئے۔ حضرت صاحب سے مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ جیسا تم لوگوں کو کسی گھوڑی وغیرہ کے سامنے ریاء نہیں آسکتا اسی طرح ماموران الٰہی کو لوگوں کے سامنے ریاء نہیں آتا۔ ان تمام شرکوں کا رد اسی کلمہ طیبہ میں ہے جو بہت چھوٹا ہے مگر ہے بہت عظیم۔ اور میرا ایمان ہے کہ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (ابن ماجہ کتاب الادب) اور اس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ توحید کامل نہ ہوتی اگر اس کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہ ہوتا۔ کیونکہ دنیا نے ہادیوں کو خدا کہنا بھی شروع کر دیا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰؑ جیسے عاجز اور خاکسار انسان کو خدا بنایا گیا۔ کرشن جیسے خدا کے محب کو بھی ایسا ہی سمجھا گیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جہاں ہم پر اور احسان کئے وہاں یہ بھی کیا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رکھ دیا تاکہ آپ کی امت کبھی اس ابتلاء میں نہ پڑے اور جب آپؐ بندے تھے تو آپؐ کے خلفاء و نواب پر کب خدائی کا گمان ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں نیک عملوں کی توفیق دے۔ آمین۔

(بدر جلد ۹ نمبر ۱۲-- ۱۳/ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆